السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لڑکی نابالغہ کانکاح اس کی والدہ نے اپنی مرضی سے روپیہ لے کر زید سے کردیا اب لڑکی بالغ ہے۔ لڑکی بعد بلوغ نکاح سے ناراضگی ظاہر کرتی ہے اور کہتی ہے کہ میں سسرال ہرگز نہیں جاؤں گی۔ لڑکی جس وقت شادی ہوئی ہے تاوقت بلوغ شوہر کے گھر نہیں گئی ہے اب اس کاارادہ طلاق لینے کا ہے لیکن شوہر طلاق دینے پر کسی طرح تیار نہیں ہے۔ آیا لڑکی کی قاضی شرعی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح فسخ کراسکتی ہے؟ جب کہ ہندوستان میں کوئی قاضی شرعی موجود نہیں۔ موجود عدالتیں اس بارے میں کوئی حکم نہیں دے سکتیں۔ کیا لڑکی خود بخود اپنا نکاح فسخ کراسکتی ہے؟ فسخ نکاح میں قاضی شرعی اجازت ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسؤلہ میں اس لڑکی کو شرعا اپنا نکاح فسخ کرانے کا حق حاصل ہے۔ وإن زوجهما غير الأب والجد فلكل واحد منهما الخيار إذا بلغ إن شاء اقام على النكاح وإن شاء فسخ" وهذا عند أبي حنيفة ومحمد رحمهما الله اشتراط فيه القضاء بخلاف خيار العتق كذافي الهداية (297) عن ابن عباس: أن جارية بكرا اتت النبى صلى الله عليه وسلم فذكرت أن أباها زوجها وهى كارهة فخيرها النبى صلى الله عليه وسلم -ابوداود نسائی ابن ماجہ

صورت مسؤلہ میں لڑکی کی موجودہ قانون کی روسے بھی اپنا نکاح فسخ کرانے کا حق ہے پس اس کو عدالت کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ موجودہ عدالتیں ایکٹ کی روسے ایسا نکاح فسخ کرنے کا حق رکھتی ہیں۔ لڑکی خود نکاح نہیں کرسکتی۔ اس کے لئے قضاء قاضی ضروری ہے۔ اگر حاکم عدالت مسلمان ہو تو اس کی تفریق اور فسخ معتبر ہوگی اور اگر حاکم غیر مسلم ہو تو اس کی تفریق کے بعد لڑکی کو چاہیئے کہ اپنا معاملہ محلہ یا گاؤں یا برادری کے کم ازکم تین بااثر بارسوخ دیندار آدمیوں کے سامنے شرعی قاضی نہیں ہے۔ (دیندار پنچ جماعت مسلمین عدول) قاضی شرعی کے قائم مقام ہوں گے۔ مگر ان پنچوں کو بچاؤ کی صورت پیدا کرکے اس کام کا اقدام کرنا چاہیئے تاکہ شوہر عدالتی کاروائی کرکے لڑکی اور پنچوں کو پریشان نہ کرسکے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب النکاح

صفحہ نمبر 205

محدث فتویٰ